https://farid.ps/articles/hijacking_of_the_handala/ur.html

ہندالہ کا اغوا: غزہ میں جان بوجھ کر قحط کے درمیان نسل کشی کی خدمت میں سمندری ڈاکہ زنی

26 جولائی 2025 کی رات کو، اسرائیلی بحریہ نے **ہندالہ** کو اغوا کر لیا، جو کہ ایک نارویجن پرچم کے تحت چلنے والا شہری جہاز تھا جو غزہ کے لیے انسانی امداد لے جا رہا تھا۔ فریڈم فلوٹیلا کولیشن کے زیر انتظام، **ہندالہ** غزہ کے ساحل سے **40 ناٹیکل میل** دور - **بین الاقوامی پانیوں** میں تھا جب اسے اسرائیلی جنگی جہازوں نے روک لیا۔ جہاز پر **21 شہری** موجود تھے جو ایک درجن سے زائد ممالک سے تھے: پارلیمنٹ کے ارکان، ڈاکٹرز، وکلاء، صحافی، انجینئرز، اور انسانی حقوق کے کارکن۔ ان کا مشن سادہ تھا: غزہ کے بھوک سے مرتے بچوں کے لیے اشد ضرورت کی خوراک اور ادویات لے جانا۔

اس کے بجائے، انہیں دنیا کی سب سے زیادہ مسلح فوجوں میں سے ایک نے پرتشدد طریقے سے اغوا کر لیا۔

ہندالہ صرف اسرائیلی جارحیت کا ایک اور شکار نہیں ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ محاصرہ کتنا آگے بڑھ چکا ہے - اور دنیا اس پر عمل کرنے میں کتنی ناکام رہی ہے۔

غزہ میں جان بوجھ کر قحط

3 مارچ 2025 سے، اسرائیل نے غزہ پر **مکمل محاصرہ** نافذ کیا ہے۔ کوئی خوراک نہیں۔ کوئی ایندھن نہیں۔ کوئی پانی نہیں۔ کوئی دوائیں نہیں۔ اس کا نتیجہ اب عالمی سطح پر **پانچویں مرحلے کے قحط** کے طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے - انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کلاسیفکیشن (IPC) پیمانے پر سب سے تباہ کن درجہ بندی۔

بچے ہر روز بھوک سے مر رہے ہیں۔ پوری پوری فیملیز کمزور ہو رہی ہیں۔ زندہ بچ جانے والے ناقابل واپسی نقصانات کا شکار ہیں: دماغ کی نشوونما رکنے والے شیر خوار، ناکارہ ہوتے اعضاء والے بالغ۔ یہ کوئی ضمنی نقصان نہیں ہے۔ یہ پالیسی ہے۔

جنگ کے ہتھیار کے طور پر بھوک کا استعمال **جنگی جرم** ہے۔ جب اس کا مقصد کسی آبادی کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنا ہو، تو یہ **نسل کشی** بن جاتا ہے - جیسا کہ **نسل کشی کنونشن** کے آرٹیکل II(c) میں بیان کیا گیا ہے:

> "کسی گروہ پر جان بوجھ کر ایسی زندگی کے حالات مسلط کرنا جو اس کی مکمل یا جزوی جسمانی تباہی کا باعث بننے کے لیے بنائے گئے ہوں۔"

ہندالہ: ایک شہری مشن پر حملہ

ہندالہ ایک 20 میٹر کا ٹرالر تھا جو نارویجن پرچم کے تحت چل رہا تھا، جس میں انسانی امداد کی اشیاء تھیں: **بچوں کا دودھ، خوراک، ڈائپرز، اور طبی سامان**۔ 21 مسافروں میں شامل تھے:

- **کرسچن سمولز** (امریکہ) - لیبر آرگنائزر اور ایمیزون لیبر یونین کے بانی
- **ہویدہ عارف** (امریکہ) - انسانی حقوق کے وکیل اور فلسطینی-امریکی کارکن
- **ایما فورو اور گیبریل کتھالا** (فرانس) - فرانسیسی پارلیمنٹ کے موجودہ ارکان
- **کلوئی لڈن** (برطانیہ) - اقوام متحدہ کی سابق سائنسدان جو اس مشن میں شامل ہونے کے لیے مستعفی ہوئیں
- **انٹونیو لاپچیریلا** (اٹلی) - گراس روٹس سماجی انصاف کے آرگنائزر

یہ جہاز اسرائیل کے لیے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ یہ غیر مسلح تھا۔ اس کا راستہ اور ارادے کھلے عام تھے۔ اس کی منزل اسرائیل نہیں، بلکہ غزہ تھی۔

اس کے باوجود اسرائیل نے حملہ کیا۔ **لائیو مواصلات 23:43 EEST پر منقطع ہو گئیں۔** جہاز پر زبردستی چڑھائی گئی، مسافروں کو حراست میں لیا گیا، اور امداد ضبط کر لی گئی۔

بین الاقوامی قانون کے تحت سمندری ڈاکہ زنی

ہندالہ کو بین الاقوامی پانیوں میں قبضے میں لیا گیا، جو کسی بھی ریاست کی علاقائی دائرہ اختیار سے بہت دور تھا۔ **اقوام متحدہ کے سمندری قانون کے کنونشن (UNCLOS) کے آرٹیکل 101** کے تحت، یہ **سمندری ڈاکہ زنی** کے طور پر اہل ہے:

> "کھلے سمندر میں کسی دوسرے جہاز کے خلاف کوئی غیر قانونی تشدد یا حراست کے عمل۔"

اسرائیل کے پاس جہاز پر چڑھنے یا اسے موڑنے کا **کوئی قانونی حق** نہیں تھا۔ ہندالہ ایک غیر ملکی پرچم والا شہری جہاز تھا۔ اسے فوجی طاقت سے قبضے میں لینا، بغیر قانونی عمل کے، **ریاستی سمندری ڈاکہ زنی** تھی۔

یہ سرحدی نفاذ نہیں تھا۔ یہ انسانی امداد کو جرم بنانا تھا۔

اسرائیل کا غزہ کے پانیوں پر کوئی قانونی دعویٰ نہیں ہے

اسرائیل دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی ناکہ بندی قانونی ہے۔ لیکن **بین الاقوامی سمندری قانون** کے تحت، یہ نہیں ہے۔

- **UNCLOS** آرٹیکل **2** کے تحت، صرف ایک **خودمختار ساحلی ریاست** اپنے علاقائی سمندر کو کنٹرول کر سکتی ہے
- **اسرائیل غزہ کو** اپنے علاقے کا حصہ نہیں مانتا
- اس لیے اس کے پاس غزہ کے علاقائی پانیوں پر، اور اس سے باہر کھلے سمندر پر **کوئی قانونی اختیار** نہیں ہے

2024 میں، **بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ)** نے ایک مشورتی رائے جاری کی جس نے دوبارہ تصدیق کی کہ **اسرائیل کا فلسطینی علاقوں پر قبضہ غیر قانونی ہے**۔ اس کی بحری ناکہ بندی - جو شہریوں تک خوراک اور طبی امداد کی رسائی کو روکتی ہے - ایک جائز سیکیورٹی اقدام نہیں ہے۔ یہ **اجتماعی سزا** کی ایک شکل ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ممنوع ہے۔

ناکہ بندی کو توڑنے کے لیے فوجی مداخلت **اسرائیل کے خلاف جارحیت نہیں ہے**، کیونکہ اسرائیل کا **غزہ کے پانیوں پر کوئی قانونی علاقائی دعویٰ نہیں ہے**۔ انسانی امداد کی ترسیل کے لیے مداخلت **فلسطینی خودمختاری کو بحال کرے گی**، نہ کہ اسرائیلی خودمختاری کی خلاف ورزی کرے گی۔

اسرائیل کی امداد فراہم کرنے کی ذمہ داری - اور اس کی جان بوجھ کر خلاف ورزی

غزہ میں قبضہ کرنے والی طاقت کے طور پر، اسرائیل پابند ہے:

- **چوتھا جنیوا کنونشن**، آرٹیکل 55: قبضہ کرنے والی طاقتوں سے خوراک اور ادویات تک رسائی کو یقینی بنانے کا تقاضا کرتا ہے
- **روایتی بین الاقوامی انسانی قانون**: بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی ممانعت کرتا ہے
- **ذمہ داری سے تحفظ (R2P)** کا اصول: جب کوئی ریاست اپنی آبادی کو نسل کشی سمیت اجتماعی مظالم سے بچانے میں ناکام ہوتی ہے تو بین الاقوامی عمل کی ضرورت ہوتی ہے

اسرائیل نہ صرف ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہو رہا ہے - یہ **جان بوجھ کر ان کی خلاف ورزی کر رہا ہے**۔ اور یہ ان لوگوں کو سزا دے رہا ہے جو مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جنوری اور مارچ 2024 میں، ICJ نے پابند عارضی اقدامات جاری کیے، جن میں اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ:

> "غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کو درپیش منفی زندگی کے حالات سے نمٹنے کے لیے فوری طور پر ضروری بنیادی خدمات اور انسانی امداد کی فراہمی کو ممکن بنائے۔"

ہندالہ کا قبضہ ان احکامات کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔

عملے کے ساتھ کیا ہوا؟

پہلے کے **مادلین** مشن کے برعکس - جہاں 12 عملے کے ارکان کو دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا کہ وہ "غیر قانونی طور پر اسرائیل میں داخل ہوئے" اس سے پہلے کہ انہیں جلاوطن کیا جائے - **ہندالہ کے 21 عملے کے ارکان اب بھی زیر حراست ہیں** اس تحریر کے وقت تک۔

کوئی فوجداری الزامات عائد نہیں کیے گئے ہیں۔

اس کے باوجود، اسرائیل وہی ڈرامہ رچانے کی کوشش کر رہا ہے: **ہندالہ کے عملے کو دستخط کرنے پر مجبور کرنا کہ وہ "غیر قانونی طور پر اسرائیل میں داخل ہوئے"**، حالانکہ انہیں **بین الاقوامی پانیوں میں اغوا کیا گیا تھا**۔ ان کی منزل اسرائیل نہیں، غزہ تھی۔ ان کاغذات پر دستخط کرنا قانونی عمل نہیں ہے - یہ ایک جعل سازی ہے جو اغوا کے جرم کو مٹانے اور جھوٹی قانونی حیثیت کا کاغذی ریکارڈ بنانے کے لیے بنائی گئی ہے۔

عمل کرنے کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری

نسل کشی کنونشن، ICJ کے قوانین، اور R2P کے تحت، تمام دستخط کنندہ ریاستیں پابند ہیں کہ:

- **نسل کشی کو روکیں**
- **ICJ کے فیصلوں کی پاسداری کریں**
- **شہریوں اور انسانی مشنوں کی حفاظت کریں**

اس ذمہ داری میں **ضرورت پڑنے پر طاقت کا استعمال** شامل ہے، تاکہ اجتماعی بھوک کو روکا جائے اور امداد تک رسائی کو کھولا جائے۔ جب **ہندالہ** جیسے پرامن امدادی مشنوں پر حملہ کیا جاتا ہے، تو دیگر ریاستیں اب صرف مداخلت کی اجازت نہیں رکھتیں - وہ اس کی پابند ہیں۔

ناروے کی بحریہ کہاں تھی؟
یورپی یونین کے جہاز کہاں تھے؟
نسل کشی کنونشن کے دستخط کنندہ کہاں تھے؟

خاموش رہنا شریک جرم بننا ہے۔

نتیجہ: غزہ کو جینے دیں

ہندالہ کا اغوا پانی میں ایک لکیر ہے۔ یہ صرف غزہ نہیں ہے جو گھٹن کا شکار ہے۔ یہ اصول ہے کہ لوگوں کو غلط جگہ پر پیدا ہونے کی وجہ سے بھوک سے نہیں مرنا چاہیے۔ یہ اصول ہے کہ امداد جرم نہیں ہے۔ یہ عقیدہ ہے کہ قانون خام طاقت سے زیادہ اہم ہے۔

اسرائیل کے اقدامات **سمندری ڈاکہ زنی**، **دہشت گردی**، اور **نسل کشی** ہیں - نہ اس لیے کہ کارکن یہ کہتے ہیں، بلکہ اس لیے کہ قانون یہ کہتا ہے۔

دنیا کو اب عمل کرنا چاہیے:

- **ہندالہ کے عملے کو فوری طور پر رہا کریں**
- **ناکہ بندی ختم کریں**
- **ضرورت پڑنے پر مستقبل کے امدادی مشنوں کو بحری تحفظ کے ساتھ اسکورٹ کریں**
- **اسرائیل کو بین الاقوامی عدالتوں میں جوابدہ ٹھہرائیں**

غزہ کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ قانون ان کے ساتھ ہے۔ انسانیت کو بھی ہونا چاہیے۔